آغا خان یونیورسٹی گولف ٹورنامنٹ میں فنڈ ریزنگ سے مزید 100 بچوں کی زندگیاں بچانے کے لیے سرجری کی جائے گی

کراچی، 29 جنوری، 2017: سول سوسائٹی کے ایک سو ارکان اتوار کے دن گولف کے میدان میں جمع ہوئے تاکہ آغا خان یونیورسٹی کی جانب سے بچوں میں دل کی بیماریوں کے علاج کے لیے کوششوں میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

پاکستان میں ہر سال تقریباً 60,000 بچے یعنی ہر 100 بچوں میں سے ایک بچہ دل کی بیماریوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے، جس کے نتیجے میں بچوں کی کثیر تعداد بیماری کی تشخیص کے بغیر ہی موت کے منہ میں چلی جاتی ہے۔

بین الاقوامی طور پر بچوں میں پیدائشی دل کی بیماری یا سی ایچ ڈی کی شرح فی 1,000 بچوں میں 8 سے 10 بچے ریکارڈ کی گئی ہے۔ پاکستان کے اندر زیادہ تر ایسے بچوں کی پیدائش دیہات اور دور افتادہ علاقوں یا بنیادی طبی سہولیات سے محروم بیسک ہیلتھ یونٹس میں ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ پیدائشی طور پر دل کی بیماریوں میں مبتلا بچوں کی درست معلومات کا حصول ممکن نہیں ہے۔ آگاہی کے فقدان اور مرض کی تشخیص وعلاج کی ناکافی سہولیات کے نتیجے میں مسئلہ شدت اختیار کرگیا ہے اور پیدائشی طور پر دل کی بیماری میں مبتلا پاکستانی بچے ابتدائی چند برسوں میں ہی زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔

آغا خان یونیورسٹی میں کارڈیوتھوراسیس سرجری کے ایسوسی ایٹ پروفیسر اور پوسٹ گریجویٹ میڈیکل ایجوکیشن کے عبوری ایسوسی ایٹ ڈین ڈاکٹر منیر امان اللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ''پاکستان اور دیگر تین ممالک یعنی بھارت، چین اور انڈونیشیا میں بچوں میں دل کی بیماریوں کی شرح دنیا بھر کی شرح کے مقابلے میں 50 فیصد ہے۔'' انھوں نے کہا کہ ''تقریباً 15,000 سے 20,000 بچے دل کی شدید بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان کی زندگی کے پہلے سال میں ہی سرجری یا فوری علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔''

انھوں نے واضح کیا کہ پیدائشی طور پر دل کی بیماری میں مبتلا بچوں میں یہ بیماری ماں کے پیٹ میں حمل کے ابتدائی مراحل میں ہی پیدا ہوجاتی ہے، جب بچے کا دل بنتا ہوتا ہے، اور اس کا دارومدار دل کے اندر اور بقیہ جسم میں خون کی روانی پر ہوتا ہے۔ حمل کے دوران کچھ بے ضابطگیوں پر ویکسین، کھانے پینے میں فولک ایسڈ اور آیوڈین کے مناسب استعمال یا اضافی خوراک اور بہتر نگہداشت کے ذریعے قابو پایا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر امان اللہ نے ان مسائل کی نشاندہی بچوں میں دل کی بیماریوں کے علاج کے لیے تعاون کرنے والوں کے سامنے کی، جنھوں نے کراچی گولف کلب میں فنڈ ریزنگ کے لیے گولف ٹورنامنٹ کے انعقاد میں تعاون کیا۔ انھوں نے کہا کہ دل کی زیادہ بیماریاں جیسا کہ دل کے اندر چھوٹا سا سوراخ، یا دل میں کچھ حصوں کا بالکل نہ ہونا یا کمزور ہونا جان لیوا یا متعدی معذوری کا سبب بن سکتے ہیں۔

انھوں نے وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ بچوں میں پیدائشی بے قاعدگیاں ایک یا زیادہ اسباب کی وجہ سے ہوسکتی ہیں، جن میں جینیاتی (بشمول ایک ہی نسل کے اندر یا قریبی رشتہ داروں میں شادی)، وبائی، غذائی یا ماحولیاتی سبب شامل ہیں، تاہم اصل اسباب کی نشاندہی بہت مشکل ہے۔

ڈاکٹر امان اللہ نے مزید کہا کہ پاکستان میں پیدائشی طور پر دل کی بیماریوں میں مبتلا بچوں کو بہت دیر سے ڈاکٹر کے پاس لایا جاتا ہے،اس وقت تک تشخیص میں تاخیر کے سبب پیچیدگیاں بڑھ جاتی ہیں،اس طرح ابتدائی چند سالوں میں بچے کی موت واقع ہوجاتی ہے اور اموات کی بڑھتی ہوئی شرح میں مزید اضافہ ہوجاتا ہے۔اگر ایسے بچوں میں بروقت بیماری کی تشخیص اور علاج شروع کردیا جائے تو وہ معمول کی زندگی گزار سکتے ہیں۔

آغا خان یونیورسٹی اسپتال کے سی ای او ہانس کیڈزیئرسکی نے کہا کہ ''اس تقریب کا انعقاد مخیّر حضرات، رضا کاروں،عطیات دینے والوں اور اسپانسرز کے بغیر ممکن نہیں تھا۔پاکستان میں ایسے چند اسپتال ہیں جہاں پر اسٹرابیری کے سائز کے دلوں والے نوزائیدہ اور بڑے بچوں کی سرجری کے لیے سہولیات میسر ہیں۔آغا خان یونیورسٹی اسپتال میں ایسی جگہ بنائی گئی ہے جہاں پر پیدائشی طور پر دل کی بیماریوں میں مبتلا بچوں کی مدد کرکے انھیں زندگی کی امید دلائی جاسکتی ہے۔''

محترم کیڈزیئرسکی نے مزید کہا کہ ''ہر سال آغا خان یونیورسٹی اسپتال میں پیدائشی طور پر دل کے امراض میں مبتلا بچوں کے علاج پر مشتمل پروگرام کی ٹیم 400 سے زائد بچوں کا علاج کرتی ہے۔پاکستان میں یہ واحد پروگرام ہے جس کی منظوری جوائنٹ کمیشن انٹرنیشنل نے دی ہے اور انٹرنیشنل کوالٹی امپرو ومنٹ کولابوریٹو نے تصدیق کی ہے۔''

محترم کیڈزیئرسکی نے کہا کہ'' آغا خان یونیورسٹی اسپتال میں آنے والے ستر فیصد سی ایچ ڈی کے مریضوں کا تعلق ایسے خاندانوں سے ہوتا ہے جو علاج معالجہ اور سرجری کے اخراجات برداشت نہیں کرسکتے۔''اسپتال کے پیشنٹ ویلفیئر پروگرام کے 1986ء میں آغاز سے اب تک 2.25 ملین سے زائد ایسے مریضوں کے علاج پر 9.5 بلین روپے کی مالی معاونت کی گئی ہے۔

انھوں نے کہا کہ'' آغا خان یونیورسٹی اسپتال اپنے اصول پر کاربند ہے کہ آمدنی کی تفریق کے بغیر معیاری علاج معالجے تک رسائی ہر آدمی کا حق ہے۔ہم اپنے معاونین کے شکر گزار ہیں کہ ان کے تعاون سے امسال ہم نے پیڈیاٹرک کارڈیک سروسز میں توسیع کرکے سی ایچ ڈی کی 100 اضافی کامیاب سرجریز کی ہیں۔''

آغا خان یونیورسٹی کے صدر فیروز رسول نے کہا کہ'' آغا خان یونیورسٹی میں خواتین اور بچوں کی صحت کے پروگرام اقوامِ متحدہ کے پائیدار ترقی کے مقاصد یا ایس ڈی جیز کے تحت عالمی کمیونٹی کے تعاون کا حصہ ہیں۔عالمی طور پر آئندہ عشرے کی منصوبہ بندی میں معاونت کے لیے یونیورسٹی کی جانب سے 85 ملین امریکی ڈالرز کی سرمایہ کاری کا عزم کیا گیا ہے،جس کے تحت خواتین، بچوں اور بڑوں کے لیے پائیدار ترقی کے مقاصد کے حصول کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیا جائے گا۔''

انھوں نے مزید کہا کہ'' حال ہی میں، آغا خان یونیورسٹی نے بل اینڈ میلنڈا گیٹس فاؤنڈیشن کے اشتراک سے پانچ برسوں میں ''امیدِ نو'' پروگرام کے تحت 25 ملین امریکی ڈالرز کی گرانٹ حاصل کرلی ہے،جس کے تحت یونیورسٹی پاکستان میں سرکاری شعبے کے ساتھ مل کر ماں اور بچے کی صحت کو بہتر بنانے کے لیے کام کرے گی۔''